بہارِ تحریر

Part 2

علمی، تحقیقی اور اصلاحی تحریروں پر مشتمل ایک گلدستہ

ایک ہی رسالے میں مختلف موضوعات کا ذائقہ

عبد مصطفی
AM ABDE MUSTAFA

ABOUT US

Abde Mustafa Official, a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at
Our motto : Serving Quraano Sunnat, preaching Ilme Deen and to reform people.

This team came into existence in the year 2012 and in very few years this team did a lot of acts.
There is also a special place of Abde Mustafa Official on social media networking sites.

Lots of people from all over the world are connected to us via Facebook, WhatsApp, Instagram, Telegram, YouTube and Blogger.

Abde Mustafa Official



ABDE MUSTAFA OFFICIAL

abdemustafaofficial.blogspot.com

کیا حضور غوث پاک اور سرکار غریب نواز کی ملاقات ہوئی؟

چند غیر معتبر کتابوں میں اس طرح کے واقعات درج ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور غوث اعظم اور سرکار غریب نواز اجمیری علیہم الرحمہ کی ملاقات ہوئی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دونوں بزرگوں کی ملاقات ثابت نہیں۔ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے شارح بخاری، حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

اس پر سارے مؤرخین کا اتفاق ہے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا وصال 561ھ میں ہوا ہے، اس پر بھی قریب قریب اتفاق ہے کہ حضرت غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ کی ولادت 537ھ میں ہوئی اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ حضرت غریب نواز نے 15 سال کی عمر سے علم ظاہری کے حصول کے لیے سفر کیا–۔ ایک مدت تک آپ سمرقند و بخارا میں علم حاصل کرتے رہے۔ علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد مرشد کی تلاش میں نکلے پھر بیس سال تک مرشد کی خدمت میں حاضر رہے۔ بیس سال کے بعد خلافت سے سرفراز فرمائے گئے پھر مدینۂ منورہ میں حاضر ہوئے اور سرکار اعظم ﷺ نے ہندستان کی ولایت عطا فرمائی۔

اب حساب لگائیں کہ 15 سال کی عمر تک حضرت غریب نواز اپنے وطن میں رہے اور بیس سال تک علم ظاہر طلب فرماتے رہے تو یہ (15+20) 35 سال ہو گئے۔ 53ھ میں ولادت ہوئی، 35 سال تک علم ظاہر کی طلب میں رہے (537+35) یعنی 572ھ میں آپ نے عراق کا رخ کیا جب کہ سرکار غوث اعظم کا وصال 561ھ میں ہو چکا تھا یعنی حضرت خواجہ اجمیری نے جب عراق کا رخ کیا اس سے 11 سال پہلے حضور غوث پاک کا وصال ہو چکا تھا پھر ملاقات کیسے ہوئی؟

(ملخصاً وملتقطاً: فتاوی شارح بخاری، ج2، ص128 تا 131، ط دائرۃ البرکات گھوسی، س1433ھ)

مذکورہ تفصیل سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ سرکار غوث اعظم اور سرکار غریب نواز اجمیری علیہم الرحمہ کی ملاقات ثابت نہیں۔

عبد مصطفی

علم کولکھ کر قید کیجیے

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ علم کو لکھ کر قید کر لو۔

(نوادر الاصول،1/265)

جب بھی کوئی ایسی بات معلوم ہو جسے آپ اپنی یادداشت میں محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو چاہیے کہ اسے لکھ لیں۔ ہمارے بزرگوں کا بھی یہی طریقہ تھا کہ اہم باتوں کو لکھ لیا کرتے تھے۔

حضرت سیدنا خلیل بن احمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ سنا، لکھ لیا، جو کچھ لکھا وہ یاد کر لیا، جو کچھ یاد کیا اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔

(جامع بیان العلم وفضلہ، ص108)

عبد مصطفی

امام ربیع بن نافع حلبی اور حضرت امیر معاویہ

امام ابو توبہ ربیع بن نافع حلبی (متوفی 241ھ) فرماتے ہیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کا پردہ ہیں، جب کوئی شخص پردہ اٹھاتا ہے تو جو کچھ اس کے پیچھے ہے اس پر بھی جرات کرتا ہے۔

یعنی جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ پر طعن کرتا ہے ایک وقت آتا ہے کہ وہ دیگر صحابہ پر بھی زبان دراز کرتا ہے۔

(البدایہ والنھایہ، ج8، ص148)

(تاریخ بغداد، ج1، ص577)

(تاریخ دمشق، ج59، ص209 بہ حوالہ من ھو معاویہ مصنفہ علامہ لقمان شاہد)

نبی کے دشمن کو للکار

جنگ احد میں جب کافروں کی طرف سے ابن سباع میدان میں آیا تو حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کو یہ کہہ کر للکارا:

یا ابن مقطعة البظور ا تحاد الله و رسوله ثم شد علیه فکان کامس الذاهب

ترجمہ: (حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا) او عورتوں کے ختنے کرنے والی کے لڑکے! تو اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ سے دشمنی کرتا ہے؟

یہ کہہ کر آپ نے اس پر سخت حملہ کر دیا اور اس کو واصل جہنم کر دیا۔

صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب قتل حمزہ

مسند احمد بن حنبل، ج3، ص501

صحیح ابن حبان، ج6، ص300

دلائل النبوۃ للبیہقی، ج3، ص242

صفۃ الصفوۃ، ج1، ص373

المنتظم، باب غزوۂ احد

جامع الاصول، ج8، ص248

عمدۃ القاری، ج17، ص211

ذخائر العقبی، ج1، ص177

البدایہ والنہایہ، ج4، ص19

السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، ج3، ص38

تاریخ الاسلام للذہبی، ج1، ص208

سیر اعلام النبلاء، ج1، ص178

جامع الاحادیث للسیوطی، ح41303

سبل الہدی والرشاد، باب غزوۂ احد

(ملخصًا: لمعات مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ص123،124)

عبد مصطفی

تفریح الخاطر میں ایک جھوٹی روایت

مشہور کتاب "تفریح الخاطر" میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی نسبت سے یہ روایت داخل ہے کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ کا ایک خادم فوت ہو گیا۔ اس کی بیوی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آہ وزاری کرنے لگی - اس نے آپ سے اپنے شوہر کو زندہ کرنے کی التجا کی۔ آپ نے علم باطن سے دیکھا کہ ملک الموت اس دن قبض کی گئی تمام روحوں کو لے کر آسمان پر جا رہے ہیں۔ آپ نے اسے روکا اور کہا کہ میرے خادم کی روح واپس کر دو تو ملک الموت نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ میں نے یہ روحیں اللہ تعالی کے حکم سے قبض کی ہیں۔

جب ملک الموت نے روح واپس نہیں کی تو آپ نے اس سے روحوں کی ٹوکری (جس میں اس دن قبض کی گئی تمام روحیں تھیں، وہ) چھین لی! اس سے ہوا یہ کہ جتنی روحیں تھیں وہ سب اپنے اپنے جسموں میں واپس چلی گئیں۔

ملک الموت نے اللہ تعالی کے حضور عرض کی: مولا تُو تو جانتا ہے جو تکرار آج میرے اور عبد القادر کے درمیان ہوئی، اس نے تمام ارواح چھین لیں۔

اس پر اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا کہ اے ملک الموت بے شک عبد القادر میرا محبوب ہے۔ تو نے اس کے خادم کی روح کو واپس کیوں نہیں کیا؟ اگر ایک روح کو واپس کر دیتے تو اتنی روحیں اپنے ہاتھوں سے دے کر پریشان نہ ہوتے۔

(ملخصًا: تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر، المنقبۃ الثامنۃ، ص68، ط قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

اسی روایت کے بارے میں امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا، بس فرق اتنا ہے کہ یہاں خادم کی بیوی کا ذکر ہے اور سوال میں خادم کے بیٹے کا۔ سوال میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جب ملک الموت نے روح واپس کرنے سے انکار کیا تو حضور غوث پاک نے انھیں ایک تھپڑ مارا جس کی وجہ سے ملک الموت کی آنکھ باہر نکل گئی! اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ یہ روایت ابلیس کی گھڑی ہوئی ہے اور اس کا پڑھنا اور سننا دونوں حرام! احمق، جاہل، بے ادب یہ سمجھتا ہے کہ (اس روایت کو بیان کرکے) حضرت غوث اعظم کی تعظیم کرتا ہے حالانکہ وہ حضور کی سخت توہین کر رہا ہے۔

(انظر: فتاوی رضویہ، ج29، ص630، ط رضا فاؤنڈیشن لاہور، س1426ھ)

عبد مصطفی

مسلمان کون؟

ڈرو خدا سے ہوش کرو کچھ، مکر و ریا سے کام نہ لو
یا اسلام پر چلنا سیکھو، یا اسلام کا نام نہ لو

موجودہ زمانے میں مسلمانوں کو اپنا ایمان اور عقیدہ بچانا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ ایمان کے چور اپنی چالبازیوں اور فریب کاریوں کے ذریعے بھولے بھالے مسلمانوں کی آخرت برباد کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ ایسے میں ضروری ہے کہ ہمیں علمائے حق کی طرف رجوع کرنا چاہیے تاکہ ہم گمراہ فرقوں کی فریب کاریوں سے آگاہ ہو سکیں اور اپنے ایمان اور عقیدے کی حفاظت کر سکیں۔

ابھی کچھ دنوں پہلے ایک مقالہ بنام "اصلاح سماج کی بنیادی باتیں" نظر سے گزرا جس کو "الامین ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی بریلی" کی جانب سے اشاعت کیا گیا تھا، پڑھ کر بہت حیرت ہوئی کہ آج کے نام نہاد مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے جو کافروں کے قدموں میں گرے جا رہے ہیں۔ جن لوگوں کے ساتھ اسلام محبت کرنے کو حرام قرار دیتا

ہے انھیں کو اپنا بھائی بتا کر مسلمانوں کو ان سے محبت کرنے کا پاٹھ پڑھایا جارہا ہے اور شریعت اسلامیہ کو مجروح کیا جا رہا ہے۔

کافر کی موت سے بھی ڈرتا ہو جس کا دل

کون کہتا ہے اسے کی مومن کی موت مر

اس مقالے میں سورۂ نسا کی پہلی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے ظاہر کیا گیا کہ "سارے انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں "چاہے وہ کسی بھی دھرم کے ہوں لہذا ہمیں کسی سے نفرت نہیں کرنا چاہیے۔

قرآن پاک کے آپ تمام تراجم و تفاسیر پڑھ لیں لیکن آپ کو اس آیت کا یہ مطلب نہیں ملے گا لیکن افسوس صد افسوس کافروں اور مشرکوں کو اپنا بھائی بنانے کے لیے یہ لوگ اس حد تک گزر گئے کہ معاذ اللہ انہوں نے قرآن پر جھوٹ باندھا اور قرآن پر جھوٹ کا مطلب انہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا!

ارشاد ربانی ہے:

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ

اس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا یا اس کی آیتیں جھٹلائیں "(سورۂ اعراف،37)"

قرآن مجید سے کچھ آیات پیش کر رہے ہیں جنہیں پڑھ کر آپ کا ذہن بالکل صاف ہو جائے گا اور پتہ چلے گا کہ اللہ نے ہمیں کیا کرنے کا حکم دیا ہے اور ہم کیا کر رہے ہیں اور نام نہاد مسلمانوں کا شک بھی دور ہو جائے گا ان شاء اللہ

1) مسلمان مسلمان بھائی ہے۔(سورہ حجرات:10)

2) مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں، مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا۔ (سورہ آل عمران:28)

3) اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کرے اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہے۔(سورۃ توبہ:23)

4)اے ایمان والو! جنھوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنالیا ہے وہ جو تم سے پہلے کتاب دیے گئے (یہود و نصاریٰ) اور کافران میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو۔(سورہ مائدہ:57)

5)ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے۔(سورہ مائدہ:82)

مذکورہ آیات سے ہمیں پتا چل گیا کہ کافروں اور مشرکوں سے دوستی کرنا کیسا ہے اللہ نے یہاں تک فرمایا کہ جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو اللہ کا اس سے کچھ علاقہ نہیں ہے یعنی سیدھا وہ جہنم رسید ہو جائے گا اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا اگر تمہارے باپ اور بھائی بھی ایمان اور کفر کو صرف پسند کریں تو ان سے بھی دوستی نہ نبھاؤ انہیں بھی دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو اور فرمایا کافروں نے تمہارے دین کا ہسی کھیل بنالیا ہے تو تم کیسے انہیں بھائی یا دوست بناسکتے ہو اور اگر تم ایمان والے ہوگے اللہ سے ڈرتے ہوگے تو ہرگز انہیں دوست نہیں بناؤ گے۔

اللہ تعالی نے مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو بتایا۔ ہم جس ملک میں رہ رہے ہیں اسمیں تعداد کے حساب سے مشرک زیادہ ہیں اس لیے ہمارے سب سے بڑھ کر دشمن مشرک ہے افسوس آج نام نہاد مسلمان اللہ کے فرمان کو بھول کر مشرکوں کے تلوے چاٹتے نظر آرہے ہیں اور ان کے ساتھ دوستی نبھاتے نظر آرہے ہیں کیا اسی لئے تمہیں مسلمان بنایا گیا تھا کہ تم دنیا میں آکر کافروں مشرکوں سے محبت اور الفت کا درس دو آج تم نے اللہ اس کے رسول نبی کریم کو ناراض کیا ہے تبھی مسلمان در در کی ٹھوکریں کھارہے ہیں آج مسلمان ہر جگہ مصیبتوں میں نظر آرہا ہے صرف اس لئے کہ تم اپنے دین کو چھوڑ کر کفر میں عزت تلاش کرنے لگ گئے ہو کافروں سے محبت کا پاٹھ بڑھانے والے اپنی آخرت کا جنازہ نہ نکالیں اور ہاں اگر انہیں کفر پسند ہے تو اسلام کا نام نہ لیں اور نہ ایسے مقالے چھاپ کر مسلمانوں کو کافروں سے محبت کرنے کا درس دیں عزت اللہ کے ہاتھ میں ہے اور تم کافروں سے عزت کی بھیک مانگ رہے ہو۔

ارشاد ربانی ہے:

وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ کے لئے ہے۔

سنے لے کافروں سے مدد کوئی سنی

صلح کلی فتنے مٹا تاج والے

ہمارا دین ہمیں ہر کسی سے پیار محبت کرنے کی اجازت نہیں دیتا کیونکہ جیسے ہمارے لئے کھانے پینے کے حدیں بنی ہوئی ہیں کہ یہ حلال ہے یہ حرام ہے ایسے ہی دوستی اور دشمنی کی بھی حدیں ہیں کی یہ دوستی حرام ہے اور یہ حلال۔

کافروں سے دوستی نبھانے والوں کے لیے سزا:

ارشاد ربانی ہے:

لَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّار

اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی (سورہ ھود:113)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ہر گز مائل بھی نہ ہونا ان بدبخت کافروں کی طرف جو دنیا جہان میں کھالی رہے یعنی قولی اور عملی محبت تو درکنار ان کی تعریف کا دل میں خیال تک نہ آنے پائے نہ ان کے کسی عمل سے خوش ہونا، نہ دین کے مقابل کبھی کسی معاملے میں کسی کافر کی اطاعت کرنا، نہ کفاروں اور بدکاروں کی مجلسوں صحبتوں میں بیٹھنا ان میں سے جو کام بھی کیا جائے تو میلان (یعنی کافروں کی طرف جھکنا) پایا گیا لہٰذا اے مسلمانوں اگر تم باز نا آئے تو اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام کی محبت تم سے مٹ جائے گی اس کا انجام کیا ہو گا تم کو جہنم کی آگ بھڑکتی ہوئی چھولے گی اور اس کا چھونا بھی بڑا عذاب ہے۔

یہ تو صرف میلان ظلم کی سزا ہے تو اندازہ لگاؤ کہ ظالم کی سزا کیا ہوگی (تفسیر نعیمی)

مسلمان کون:

ارشاد ربانی ہے:

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ (1)
حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

تواے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک کہ اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔(سورہ نساء:65)

یعنی مسلمان وہی ہے جو اپنے دینی اور دنیاوی معاملوں میں حضور علیہ السلام کے حکم کو مانے جیسا حضور علیہ السلام نے فرمایا ایسا کرے اپنی طرف سے دین میں تاویلیں نہ کرے۔

(2) لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر (یعنی قیامت) کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہے جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا۔(سورہ مجادلہ:22)

یعنی مسلمان وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام سے مخالفت کرنے والے کو اپنا دشمن جانے چاہیں وہ اس کے باپ یا دوست یا بھائی یا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔

(3) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

اے ایمان والو! تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا (یعنی مرتد ہو جائے گا) تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت۔(سورہ مائدہ:54)

یعنی مسلمانوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے نرم ہوتے ہیں کافروں کے لیے سخت ہوتے ہیں۔

اللہ تعالی ہمیں کافروں، بدمذہبوں، گمراہوں، ظالموں کی صحبت سے بچائے اور مسلمانوں سے اچھے اخلاق سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بارہ سال پہلے ڈوبی ہوئی بارات

چند کتابوں میں حضور غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ کی ایک کرامت کا ذکر ملتا ہے کہ آپ نے بارہ سال پہلے ڈوبی ہوئی بارات کو واپس نکال دیا- یہ روایت عوام و خواص میں بہت مشہور ہے لہذا مکمل واقعہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

اس روایت پر گفتگو کرتے ہوئے خلیفۂ اعلی حضرت، حضرت علامہ سید دیدار علی شاہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی کرامات درجۂ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں جیسا کہ امام یافعی نے لکھا ہے کہ "آپ کی کرامات متواتر یا تواتر کے قریب ہیں اور علما کے اتفاق سے یہ امر معلوم ہے کہ آپ کی مانند کرامات کا ظہور آپ کے بغیر آفاق کے مشائخ میں سے کسی سے نہیں ہوا" مگر یہ بارات والی روایت کسی معتبر نے نہیں لکھی لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ اس درجے کے نہ تھے۔ اکثر میلاد خواں (مقررین) واقف نہ ہونے کی وجہ سے مہمل روایات اولیا و انبیا کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہ یہاں غلط ہے تو بھی ان کی تعریف پوری ہم نے کر دی۔ یہ ثواب کی توقع بھی کرتے ہیں، خیر خدا ان پر رحم کرے۔ ہزاروں کرامات اولیاء اللہ سے اور اصحاب رسول علیہ السلام سے ظاہر نہ ہوئیں تو کیا جھوٹی روایت کہ دینے سے ان کا رتبہ بڑھ جائے گا؟ ہرگز نہیں؛ اصحاب رسول تمام غوث و قطب و اولیا سے افضل ہیں اور تحقیق سے ثابت ہے کہ اولیاء اللہ کی کرامات اکثر اصحاب سے زیادہ ہیں- بہر حال یہ روایت کسی معتبر نے نہیں لکھی ہے اور امکان عقلی سے کوئی امر یقینی نہیں ہو سکتی۔

ہاں جو شخص منکر کرامات غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ ہے وہ خطاکار ہو گیا کیوں کہ تواتر سے ثابت ہے۔

(ملخصاً: فتاوی دیداریہ، ص45)

امام اہل سنت، اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ سے جب اس روایت کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگرچہ یہ روایت نظر سے کسی کتاب میں نہ گزری مگر زبان پر مشہور ہے اور اس میں کوئی امر خلاف شرع نہیں لہذا اس کا انکار نہ کیا جائے۔

(انظر: فتاوی رضویہ، ج29، ص630، طرضافاؤنڈیشن لاہور، س1426ھ)

معلوم ہوا کہ اس روایت کا کوئی معتبر و مستند ماخذ موجود نہیں اور ایک پہلو یہ ہے کہ یہ قول امام اہل سنت اس روایت کا انکار بھی نہ کیا جائے لیکن پھر بھی ہم کہتے ہیں کہ زیادہ مناسب یہی ہے کہ ایسی روایات کو بیان کرنے سے پرہیز کیا جائے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے فضائل بیان کرنے کے لیے دیگر صحیح روایات کو شامل بیان کیا جائے۔

عبد مصطفی

میرا مرید جنت میں

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے مریدین کے لیے جو بشارتیں ارشاد فرمائی ہیں کہ میرا مرید بغیر توبہ کے نہ مرے گا اور میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں وغیرہ، اِن کو بیان کرتے ہوئے اعتدال کو ملحوظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ ہمارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ عوام الناس کے سامنے یہ یا اس طرح کی باتوں کو اس انداز میں پیش نہ کیا جائے جس سے وہ میدان عمل میں ہتھیار ڈال دیں اور اسی امید پر نیک کاموں کو ترک کر دیں کہ ہمارے لیے تو جنت کی بشارت رکھی ہوئی ہے۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ان بشارتوں کو چھپایا جائے اور صرف خوف پیدا کرنے کے لیے ایسا طرز اپنایا جائے کہ ایک عام آدمی یہ سمجھ بیٹھے کہ اب تو ہمارا کچھ ہو ہی نہیں سکتا اور جہنّم ہمارے لیے تیار ہے۔ مختصر یہ کہ خوف و امید کے درمیان رہا جائے۔

امام فقیہ ابو اللیث نصر سمرقندی حنفی علیہ الرحمہ اسی امر کی بابت لکھتے ہیں کہ واعظ (مقرر) خوف اور امید دونوں کو اپنا موضوع سخن بنائے۔ صرف خوف یا صرف امید کے موضوع پر بیان نہ کرے؛ کیوں کہ ایسا کرنا ممنوع ہے۔

(انظر: بستان العارفین للسمرقندی، ص58)

تو میرا غلام، تیرا باپ میرے نانا کا غلام

حسنین کریمین کی شان و عظمت بیان کرنی ہو یا فاروق اعظم کا عشق رسول، دونوں کے لیے ایک روایت کثرت سے بیان کی جاتی ہے جو کچھ یوں ہے:

ایک مرتبہ حسنین کریمین اور فاروق اعظم کے بیٹے بچپن میں ساتھ مل کر کھیل رہے تھے کہ اچانک کسی بات کو لے کر لڑائی ہو جاتی ہے! باتوں ہی باتوں میں امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے فاروق اعظم کے شہزادے سے فرمایا کہ "تو میرا غلام اور تیرا باپ میرے نانا کا غلام"۔

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے صاحبزادے کو برا لگا اور وہ اس بات کی شکایت کرنے کے لیے اپنے والد کے پاس چلے گئے؛ والد صاحب سے کہا کہ حسنین مجھے ایسا ایسا کہتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ جاؤ اور ان سے یہ بات لکھوا کر لے آؤ؛ چناں چہ ابن عمر نے حسنین کریمین سے کہا کہ آپ نے جو کہا ہے اسے کاغذ پر لکھ دیجیے۔ امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے وہی بات لکھ بھی دی۔

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھوں میں وہ کاغذ دیا گیا تو آپ اسے چومنے لگے اور بہت خوش ہوئے؛ پھر اپنے بیٹے سے فرمایا: بیٹا اب مجھے میدان حشر کا کوئی خوف نہیں کیوں کہ مجھے آل رسول نے رسول اللہ کا غلام لکھ دیا ہے۔ اس چِٹّھی کو میرے کفن میں رکھ دینا تا کہ منکر نکیر مجھ سے سوالات نہ کریں۔ پھر آپ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے حسنین کریمین کے فضائل بتائے اور ان کی غلامی کرنے کا حکم دیا۔

یہ واقعہ مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ یہ واقعہ اتنا مشہور ہے کہ اکثر مقررین اسے بیان کرتے ہیں۔ ہم نے کتابوں میں اسے تلاش کیا لیکن ہمیں نہیں ملا۔ اس کے برعکس جو ملا وہ پیش خدمت ہے:

حضرت علامہ مفتی شاہ محمد اجمل قادری رحمہ اللہ سے اسی واقعے کے متعلق سوال کیا گیا کہ یہ واقعہ صحیح ہے یا غلط؟ سائل نے یہ بھی لکھا کہ اس واقعے پر صوفی عزیز احمد صاحب بریلوی اور چند علما نے اعتراض کیا ہے - آپ نے جواب میں تحریر فرمایا:

یہ واقعہ کسی عربی کی معتبر و مستند کتاب میں میری نظر سے نہیں گزرا تو یقین کے ساتھ نہ اس کو صحیح کہا جا سکتا ہے نہ غلط۔

(فتاوی اجملیہ، ج4، ص629، ط شبیر برادرز لاہور س2005ء)

عبد مصطفی کہتا ہے کہ جو حضرات اس روایت کو بیان کرتے ہیں ان پر لازم ہے کہ حوالہ بھی بیان کریں اور کسی بھی روایت کو بیان کرنے سے پہلے اس بات کو مد نظر رکھیں کہ صرف مشہور ہونے کی وجہ سے کسی روایت کو بیان کرنا درست نہیں۔

عبد مصطفی

جا تجھے سات بیٹے ہوں گے

حضرت سیدنا غوث اعظم کی کرامت بتا کر یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک عورت آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: یا حضرت مجھے بیٹا دو! آپ نے فرمایا کہ لوح محفوظ میں تیری قسمت میں بیٹا نہیں ہے۔

عورت نے کہا: اگر لوح محفوظ میں ہوتا تو آپ کے پاس کیوں آتی؟

آپ نے اللہ تعالی سے عرض کیا کہ یا خدا تو اس عورت کو ایک بیٹا دے دے، جواب آیا کہ لوح محفوظ میں نہیں۔ عرض کیا کہ دو بیٹے دے، حکم ہوا کہ جب ایک نہیں تو دو کہاں سے دوں؟

عرض کیا کہ تین بیٹے دے، ارشاد ہوا کہ ایک بھی نہیں تو تین کہاں سے دوں، اس کی تقدیر میں بالکل نہیں!

جب وہ عورت ناامید ہو گئی تو غوث اعظم نے غصے میں آکر اپنے دروازے کی خاک سے تعویذ بنا کر دے دی اور کہا کہ جا! تیرے سات لڑکے ہوں گے۔ وہ عورت خوش ہو کر چلی گئی اور اس کے سات لڑکے ہوئے۔

اس روایت کے متعلق حضرت علامہ مفتی شاہ محمد اجمل قادری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ واقعہ کسی معتبر و مستند کتاب میں نظر سے نہ گزرا اور بہ ظاہر بے اصل اور لغو معلوم ہوتا ہے، ان سے احتراز کرنا چاہیے اور "بہجۃ الاسرار" سے حضرت کی کرامات بیان کرنی چاہییں۔

(ملخصاً: فتاوی اجملیہ، کتاب الحظر والاباحۃ، ج4، ص9، ط شبیر برادرز لاہور، س2005ء)

عبد مصطفی

غوث اعظم اور حق گوئی

علامہ ابن کثیر اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ خلفا، وزرا، سلاطین اور عوام و خواص سب کو نیکی کا حکم دیتے اور برائیوں سے منع فرماتے اور بڑی صاف گوئی اور جرات کے ساتھ ان کو بھرے مجمعے میں اور بر سر ممبر علی الاعلان ٹوک دیتے تھے اور اللہ تعالی کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی آپ کو پروانہ ہوتی تھی، انتہائی بے باک، حق گو تھے۔

(انظر: قلائد الجواہر، ص8، طبع بمطبعۃ عبد الحمید احمد حنفی بمصر)

عبد مصطفی

حضور غوث پاک کا خواب

امام اہل سنت، اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا یہ روایت صحیح ہے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ نے خواب دیکھا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میرا مذہب ضعیف ہوا جاتا ہے لہذا (اے عبد القادر) تم میرے مذہب میں آجاؤ، میرے مذہب میں آنے سے میرے مذہب کو تقویت ہو جائے گی، اس لیے حضرت غوث پاک حنفی سے حنبلی ہو گئے؟

اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب میں فرمایا کہ یہ روایت صحیح نہیں- حضور غوث پاک ہمیشہ سے حنبلی تھے اور بعد کو جب عین الشریعۃ الکبری تک پہنچ کر منصب اجتہاد مطلق حاصل ہوا تو مذہب حنبل کو کمزور ہوتا ہوا دیکھ اس کے مطابق فتوی دیا کہ حضور محی الدین اور دین متین کے یہ چاروں ستون ہیں، لوگوں کی طرف سے جس ستون میں ضعف آتا دیکھا اس کی تقویت فرمائی۔

(فتاوی رضویہ، ج26، ص433، رضا فاؤنڈیشن لاہور، س1425ھ)

عبد مصطفی

کُتے کی تخلیق پر ایک بے اصل روایت

ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پُتلے پر ابلیس نے تھوک دیا تو اللہ تعالی نے وہاں سے مٹی نکال کر کُتا بنا دیا۔ (ملخصًا)

میں (عبد مصطفی) نے بعض لوگوں کو یہ بھی کہتے ہوئے سنا کہ "چوں کہ حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی سے کتے کو پیدا کیا گیا اسی لیے یہ جانور وفادار ہوتا ہے اور ناپاک اس لیے کہ ابلیس کا تھوک شامل ہے" اس روایت میں اتنے باریک نکتوں کو دیکھ پانا ہمارے بس کی بات نہیں البتہ جو ہماری آنکھوں نے دیکھا اسے بیان کرتے ہیں۔

اس روایت کے متعلق حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت بے بنیاد اور لغو (بکواس) ہے- صحیح روایت میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔

(وقار الفتاوی، ج1، ص344)

عبد مصطفی

امام شعبی اور جھوٹا مقرر

امام شعبی جو کہ اجلہ تابعین میں سے ہیں، فرماتے ہیں کہ میں ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے گیا تو دیکھا کہ ایک لمبی داڑھی والا شخص تقریر کر رہا ہے، انھیں لوگ گھیرے ہوئے ہیں؛ اس نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو صور پیدا فرمائے ہیں، ہر صور میں دو بار پھونکا جائے گا، ایک بے ہوشی کے لیے ایک قیامت کے لیے۔

امام شعبی نے اس مقرر سے کہا کہ اللہ سے ڈر! جھوٹی حدیث مت بیان کر، اللہ تعالیٰ نے صرف ایک صور پیدا کیا ہے جس میں دو بار پھونکا جائے گا تو اس مقرر نے کہا کہ اے بد کردار تو میرا رد کرتا ہے اور جوتا اٹھا کر امام شعبی کو مارنے لگا پھر پورا مجمع امام شعبی پر ٹوٹ پڑا اور پٹائی شروع کر دی اور امام شعبی کہتے ہیں کہ مجھے اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک میں نے یہ نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دو صور پیدا کیے ہیں، تو ان لوگوں نے میری جان بخشی۔

(ملخصاً: فتاوی شارح بخاری، ج2، ص130)

آج کل کے مقررین اور عوام کا بھی یہی حال ہے، اگر کوئی شخص کہہ دے کہ فلاں مقرر نے جھوٹا واقعہ بیان کیا ہے تو اس کی خیر نہیں۔

عبد مصطفی

بیوی ہو تو ایسی

ایک تابعی بزرگ، حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح اپنے ایک طالب علم سے کیا۔

دوسرے دن صبح کے وقت جب ان کے شوہر گھر سے نکلنے لگے تو شہزادی صاحبہ نے پوچھا: میرے سر تاج! کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟

انھوں نے کہا: علم دین سیکھنے کے لیے (آپ کے والد) سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی مجلس میں جا رہا ہوں۔

شہزادی صاحبہ نے کہا: آپ بیٹھ جایئے! (میرے والد کے پاس مت جایئے) علم سعید میں آپ کو سیکھاتی ہوں۔
(انظر: المدخل لابن الحاج مکی، ج1، ص156 بہ حوالہ ماہنامہ فیضان مدینہ)
اللہ تعالی ہمیں بھی ایسی علم والی بیوی عطا فرمائے جو خدمتِ دین میں ہماری مدد کرے، آمین۔

عبد مصطفی

جھوٹے مقرر نے حد کردی

کبھی کبھی ہمیں مقررین سے ایسی روایات سننے کو ملتی ہیں کہ ہم حیران و پریشان ہو جاتے ہیں- ایسے ایسے قصے کہ نہ تو کبھی آنکھوں نے دیکھے اور نہ کانوں نے سنے۔ ایسی روایات سن کر عوام بھی خوش ہوتی ہے کہ چلو آج کچھ نیا سننے کو ملا ہے۔ دور حاضر میں تو کئی مقررین کا یہی رویہ ہے کہ بس کچھ نیا ہونا چاہیے۔ ایسے مقررین کو بس اپنے بازار اور اپنی شہرت کی فکر ہوتی ہے۔ ہمارے زمانے کے مقررین تو قابل تعریف ہیں ہی لیکن گزشتہ زمانے میں بھی ایسے مقررین گزرے ہیں جن کے کارنامے قابل ذکر ہیں-

ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل اور امام یحیٰی بن معین نے ایک مسجد میں نماز ادا کی، اسی دوران ایک قصہ گو مقرر کھڑا ہوا اور اس نے بیان کرنا شروع کیا کہ "مجھ سے احمد بن حنبل اور یحیٰی بن معین نے روایت کی اور انھوں نے عبد الرزاق سے روایت کی، ان سے معمر نے، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ایک مرتبہ کلمۂ طیبہ پڑھا تو اللہ تعالی اس کے ہر لفظ سے ایک پرندہ پیدا فرماتا ہے جس کی چونچ سونے کی ہوتی ہے، اس کے پر مرجان کے ہوتے ہیں....." اور پھر اس حدیث کو اتنا طول دیا کہ تقریباً بیس صفحات میں آئے۔

مقرر صاحب کی بیان کردہ روایت سن کر امام احمد بن حنبل امام یحیٰی بن معین کو دیکھنے لگے اور وہ امام احمد بن حنبل کو؛ امام احمد بن حنبل نے امام ابن معین سے پوچھا کہ:
"کیا آپ نے اس سے یہ حدیث بیان کی ہے؟"

امام ابن معین نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نے یہ حدیث آج پہلی بار سنی ہے۔
جب وہ قصہ گو اپنی تقریر سے فارغ ہوا تو ان دونوں نے اس کو بلایا اور امام ابن معین نے پوچھا کہ یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی؟ اس نے جواب دیا کہ "مجھ سے احمد بن حنبل اور ابن معین نے بیان کی ہے" اس پر امام ابن معین نے فرمایا کہ میں ہی ابن معین ہوں اور یہ احمد بن حنبل ہیں اور ہم دونوں نے آج پہلی بار یہ حدیث تمھارے منھ سے سنی ہے۔
یہ سن کر اس نے فوراً کہا کہ "ارے تم ابن معین ہو؟" انھوں نے کہا کہ ہاں میں ہی ہوں تو اس نے کہا کہ "میں نے تو سنا تھا کہ ابن معین احمق ہے، آج اس بات کی تصدیق بھی ہو گئی" حضرت ابن معین نے پوچھا کہ تم نے کیسے جانا کہ میں احمق ہوں؟ اس نے کہا کہ "تم سمجھتے ہو کہ دنیا میں تم دونوں کے علاوہ کوئی احمد بن حنبل اور ابن معین نہیں ہے، اِن احمد بن حنبل کے علاوہ میں نے سترہ احمد بن حنبلوں سے یہ روایت سنی ہے"
(الجامع الاحکام القرآن، ج1، ص69 بہ حوالہ نقد و نظر، ص13)

عبد مصطفی

پرانے زمانے کے جھوٹے مقررین

آج ہمارے بیچ کثیر تعداد میں ایسے مقررین موجود ہیں جو جھوٹی روایات اور منگھڑت قصے بیان کرنے میں ماہر ہیں۔ ایسے مقررین کی تاریخ بہت پرانی ہے، چناں چہ امام ابن قطیبہ الدینوری (متوفی 276ھ) اپنے زمانے کے مقررین کے بارے میں کیا لکھتے ہیں اسے پڑھیں، ایسا لگتا ہے کہ دور حاضر ان کی نظروں میں ہے۔
آپ لکھتے ہیں کہ یہ واعظین جب جنت کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس (جنت) میں مشک یا زعفران کی حوریں ہوں گی، ان کے بدن کی بناوٹ ایسی ایسی ہو گی، اللہ تعالی نے اپنے ولیوں کے لیے سفید موتیوں کا ایک محل بنایا ہے جس میں ستر ہزار یہ ہو گا، ستر ہزار وہ ہو گا اور پھر وہ (مقرر) ستر ستر ہزار کی اتنی چیزیں بیان کرے گا کہ گویا جنت میں کسی چیز کی تعداد ستر ہزار سے کم یا زیادہ ہونا جائز ہی نہیں ہے۔

آپ مزید لکھتے ہیں کہ) جتنا یہ (حیرت انگیز روایتیں) زیادہ ہوں گی اتنا ہی تعجب اور پسندیدگی میں اضافہ ہو گا اور) اتنا ہی دیر تک لوگ ان کے پاس بیٹھیں گے اور پھر اتنی ہی تیزی سے بخشش اور انعامات پیش کیے جائیں گے۔
(تاویل مختلف الحدیث لابن قطیبہ الدینوری، ص28 بہ حوالہ الدخیل فی التفسیر: احمد شحات موسی، ص59)
(ماخوذ از نقد و نظر)

ہزاروں سال پہلے بھی ایسے مقررین موجود تھے جو لوگوں کو حیران کرنے اور ان سے نظرانے وصول کرنے کے لیے قصے کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ آج بھی ایسے مقررین کی بھرمار ہے جن کو عوام میں مقبولیت بھی حاصل ہے۔ ان کی بیان کردہ روایات مانو پتھر کی لکیر ہے یعنی جو انھوں نے بیان کر دیا وہ غلط ہو ہی نہیں سکتا۔ ان کے مقابلے میں لوگ بڑے سے بڑے عالم کی بات ماننے کو بھی تیار نہیں ہوتے - اب تو بس اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ اللہ بچائے ایسے مقررین سے۔

عبد مصطفی

لکھنے والے ضرور پڑھیں

امام قسطلانی علیہ الرحمہ نے ایک کتاب لکھی جس میں انھوں نے امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کی کتابوں سے مدد لی لیکن کہیں امام سیوطی کا ذکر نہیں کیا۔ امام سیوطی کہا کرتے تھے کہ انھوں نے میری کتابوں سے مدد لی اور یہ ظاہر نہیں کیا کہ وہ میری کتابوں سے نقل کر رہے ہیں، یہ ایک قسم کی خیانت ہے جو نقل میں معیوب ہے اور کچھ حق پوشی بھی ہے۔

امام سیوطی کی اس شکایت کا اتنا چرچا ہوا کہ یہ شکایت شیخ الاسلام، زین الدین زکریا انصاری کے حضور محاکمہ کی شکل میں پیش ہوئی۔ امام سیوطی نے امام قسطلانی کو کئی جگہوں پر قصوروار ٹھہراتے ہوئے فرمایا کہ انھوں نے اپنی کتاب میں کئی مواقع پر بیہقی کے حوالے دیے ہیں؛ ذرا یہ بتائیں کہ بیہقی کی تصنیفات کس قدر ان کے پاس موجود ہیں اور کن تصنیفات سے انھوں نے نقل کی ہے - جب امام قسطلانی نشان دہی کرنے سے عاجز رہے تو امام سیوطی نے

کہا کہ آپ نے میری کتابوں سے نقل کیا ہے اور میں نے بیہقی سے پس آپ کو لکھتے وقت یہ ظاہر کرنا چاہیے تھا کہ آپ نے مجھ سے نقل کیا اور میں نے بیہقی سے تا کہ مجھ سے استفادے کا حق بھی ادا ہوتا اور تصحیح نقل کی ذمہ داری سے بھی بری ہو جاتے- امام قسطلانی ملزم کی حیثیت سے مجلس سے اٹھے اور ہمیشہ دل میں یہ بات رکھی کہ امام سیوطی کے دل سے اس کدورت کو دھویا جائے۔

ایک روز اسی ارادے سے امام قسطلانی برہنہ سر و پا امام سیوطی سے ملنے شہر مصر سے نکلے اور امام سیوطی کے دروازے پر دستک دی، امام سیوطی نے دریافت کیا کہ کون؟ امام قسطلانی نے کہا کہ میں احمد ہوں، برہنہ سر و پا آپ کے دروازے پر کھڑا ہوں کہ آپ کے دل سے کدورت دور کر کے آپ کو راضی کروں۔ یہ سن کر امام سیوطی نے اندر سے کہا کہ میں نے دل سے کدورت نکال دی، لیکن نہ دروازہ کھولا اور نہ ملاقات کی!۔

(ملخصاً:بستان المحدثین مترجم، ص204، ط میر محمد کتب خانہ کراچی)

اس واقعے سے وہ لوگ سبق حاصل کریں جو دوسروں کی تحریر کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں- اگر ہم کسی کی تحریر کو نقل کرتے ہیں تو چاہیے کہ اسے جوں کا توں رہنے دیں- یہ امر بھی لازمی ہے کہ جس سے استفادہ کیا گیا ہے اس کا ذکر کیا جائے-

عبد مصطفی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

ایک مؤذن جس نے چالیس سال تک منارے پر چڑھ کر اذان دی، ایک دن اذان دینے کے لیے منارے پر چڑھا اور اذان دیتے ہوئے جب "حی علی الفلاح" پر پہنچا تو اس کی نظر ایک نصرانی عورت پر پڑی۔ اس کی عقل اور دل جواب دے گئے۔ اذان چھوڑ کر اس عورت کے پاس جا پہنچا اور اسے نکاح کا پیغام دیا- وہ عورت کہنے لگی: میرا مہر تجھ پر بھاری ہو گا۔

اس شخص نے کہا: تیرا مہر کیا ہے؟

عورت بولی: دین اسلام کو چھوڑ کر میرے مذہب میں داخل ہو جا!
اس مؤذن نے اسلام چھوڑ کر اس عورت کا مذہب اختیار کر لیا! (معاذاللہ)
پھر عورت نے کہا: میرا باپ گھر کے نچلے کمرے میں ہے، تم اس سے نکاح کی بات کرو۔
جب وہ سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگا تو اس کا پاؤں پھسل گیا جس کی وجہ سے کفر کی حالت میں ہی مر گیا!!!
اپنی شہوت بھی پوری نہ کر سکا اور دین اسلام سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا۔
(انظر: الروض الفائق ترجمہ بہ نام حکایتیں اور نصیحتیں، ص42، مکتبۃ المدینہ کراچی)
اس زندگی کا کوئی بھروسا نہیں کہ کب ساتھ چھوڑ دے۔ کیا پتا آج رات ہم سوئیں اور پھر آنکھ ہی نہ کھلے!
اللہ تعالی ہمیں برے خاتمے سے بچائے، آمین۔

عبد مصطفی

جنت میں حضور ﷺ کی شادی

حضرت سعد بن جنادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل جنت میں میری شادی حضرت مریم بنت عمران (حضرت عیسی علیہ السلام کی والدہ) اور حضرت آسیہ اور موسی علیہ السلام کی بہن سے فرمائے گا۔
(انظر: المعجم الکبیر للطبرانی مترجم، ج4، ص135، ح5353، ط پروگریسو بکس لاہور)
ایک اور روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنھا سے ارشاد فرمایا کہ کیا تمھیں معلوم ہے کہ اللہ تعالی جنت میں میرا نکاح حضرت مریم بنت عمران اور حضرت موسی علیہ السلام کی بہن کلثوم اور فرعون کی (نیک وپارسا) بیوی آسیہ سے کرے گا۔
(انظر: المعجم الکبیر للطبرانی مترجم، ج5، ص724، ح7931، ط پروگریسو بکس لاہور)

حضرت علامہ مفتی محمد امتیاز قادری حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ تفسیر صاوی میں ہے کہ پانچ خواتین افضل ہیں: مریم، خدیجہ، فاطمہ، عائشہ اور آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔

بی بی مریم اور بی بی آسیہ جنت میں حضور ﷺ کی ازواج میں سے ہوں گی۔

(انظر: عطائین اردو شرح تفسیر جلالین، ج1، ص401، ط ادارۂ فیضان رضا کراچی)

حضرت علامہ مفتی محمد اکمل مدنی حفظہ اللہ فتاوی رضویہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت مریم، حضرت کلثوم اور حضرت آسیہ کا نکاح جنت میں حضور ﷺ سے ہو گا۔

(ملخصاً: کیا آپ کو معلوم ہے؟، حصہ 1، ص146 بہ حوالہ فتاوی رضویہ قدیم، ج9، ص11)

حضرت علامہ مفتی عبد الرحیم حفظہ اللہ تفسیر ابن کثیر، تفسیر در منثور، تفسیر خازن، تفسیر قرطبی وغیرہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ جنت میں حضرت مریم، حضرت آسیہ اور حضرت کلثوم (کلثوم / حکیمہ / کلیمہ) حضور ﷺ کی زوجیت سے مشرف و سرفراز ہوں گی۔

(ملخصاً: فتاوی بریلی شریف، ص222، ط زاویہ پبلشرز لاہور)

مفتی محمد یونس رضا اویسی حفظہ اللہ نے بھی یہ لکھا ہے کہ جنت میں حضرت مریم کا نکاح حضور ﷺ سے ہو گا۔

(ایضاً، ص321)

عبد مصطفی

آپ اِن میں سے کیا ھیں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

الا ان الدنیا ملعونۃ ملعونٌ ما فیھا الا ذکر اللہ و ما والاہ و عالم او متعلم

ترجمہ: دنیا ملعون (لعنت زدہ) ہے اور اس میں موجود ہر چیز ملعون ہے؛ صرف اللہ تعالی کا ذکر، اس کا ذکر کرنے والا، عالم اور طالب علم ملعون نہیں ہیں۔

(ابن ماجہ، ج2، ص780، ر4112، ط شبیر برادرز لاہور، س2013ء
وترمذی، ج4، ص281، ر2322، ط دعوت اسلامی پاکستان)

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ ہمیں دنیا کی محبت سے بچائے اور اپنا ذکر کرنے اور زیادہ سے زیادہ علم دین حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عبد مصطفی

حضرتِ فاطمہ کی طرف منسوب ایک موضوع روایت

امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ سے سوال ہوا کہ خاتون جنت، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنھا کی نسبت یہ بیان کرنا کہ روز محشر وہ برہنہ سر وپا ظاہر ہوں گی، امام حسن و حسین کے خون آلود اور زہر آلود کپڑے کاندھے پر ڈالے ہوئے اور نبی کریم ﷺ کے دندان مبارک جو جنگ احد میں شہید ہوئے تھے، اسے ہاتھ میں لیے ہوئے بارگاہِ الہی میں حاضر ہوں گی اور عرش کا پایہ پکڑ کر ہلائیں گی اور خون کے معاوضے میں گنہگار امت کو بخشوائیں گی، یہ صحیح ہے یا نہیں؟

امام اہل سنت جواباً لکھتے ہیں کہ یہ سب محض جھوٹ، افترا، کذب، گستاخی اور بے ادبی ہے۔ مجمع اولین و آخرین میں ان کا برہنہ تشریف لانا جن کو برہنہ سر کبھی آفتاب نے بھی نہ دیکھا، وہ کہ جب صراط پر گزر فرمائیں گی تو زیر عرش سے منادی ندا کرے گا کہ اے اہل محشر اپنے سر جھکالو اور اپنی آنکھیں بند کرلو کہ فاطمہ بنت محمد ﷺ صراط پر گزر فرمائیں گی پھر وہ نور الہی ایک برق کی طرح ستر ہزار حوریں جلوے میں لیے ہوئے گزر فرمائے گا۔

(ملخصاً: احکام شریعت، ج1، ص160)

عبد مصطفی

حضور ﷺ کی انگلیاں مبارک

حضور اکرم، سید عالم ﷺ کی شہادت کی انگلی مبارک درمیانی انگلی سے لمبی تھی اور درمیانی انگلی اپنے ساتھ والی انگلی سے لمبی تھی اور وہ اپنے ساتھ والی انگلی سے لمبی تھی یعنی شہادت کی انگلی مبارک کے بعد تینوں انگلیاں ایک کے بعد ایک لمبائی میں چھوٹی تھیں۔ علامہ دمیری رحمہ اللہ نے اس پر گفتگو کرتے ہوئے ایک حدیث بھی نقل کی ہے اور اس حدیث کے بارے میں امام ابن حجر ہیتمی شافعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو شیخ الاسلام ابن حجر رحمہ اللہ نے "اسد الغابہ" میں اور علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے سورۂ بقرہ کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔

(فتاوی حدیثہ، ص754، ط مکتبہ اعلی حضرت)

عبد مصطفی

صحابہ کو برا مت کہیے

امام بخاری علیہ الرحمہ (متوفی 256ھ) فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ہزار سے زیادہ اہل علم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے جن میں حجاز مقدس، مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ، واسط، بغداد، شام، مصر اور الجزیرہ کے بزرگ بھی ہیں، اور ان سے صرف ایک بار ہی نہیں چھیالیس سال سے زائد عرصہ میں کئی مرتبہ ملاقات کا شرف حاصل ہوا مگر میں نے ان میں سے کوئی ایک بزرگ بھی ایسے نہیں دیکھے جو صحابہ کرام کی برائی کرتے ہوں۔

ملتقطاً: شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ، ج1، 164، رقم320، ط مکتب دار البصیرۃ مصر
و من ھو معاویہ، ص16

عبد مصطفی

معافی کی کیا بات ھے

!ایک بزرگ کو کسی نے کھانے پر بلایا، جب وہ گھر پہنچے تو معذرت کر لی کہ ابھی کھانے کو کچھ نہیں ہے
تین بار بلا کر ایسا ہی کیا لیکن ان بزرگ نے اُف تک نہ کیا۔ تیسری مرتبہ وہ شخص قدموں میں گر پڑا اور معافی مانگتے ہوئے کہنے لگا: میں نے تو آپ کا امتحان لیا تھا۔

یہ سن کر وہ بزرگ کہنے لگے: اس میں معافی مانگنے کی کیا بات ہے؟ یہ معاملہ تو کُتے جیسا ہے، بلاؤ تو چلا آتا ہے اور دھتکارو تو چلا جاتا ہے۔

اللہ اکبر! دور حاضر میں ایسا اخلاق کہاں دیکھنے کو ملتا ہے۔ اگر ہمیں کوئی دعوت دے کر ایسا کرے تو آئندہ سے اس کی دعوت قبول کرنا تو کجا ہم اس کی شکل دیکھنا بھی گوارا نہیں کریں گے، ابھی تو حال یہ ہے کہ اگر کھانے میں تھوڑی بہت کمی رہ جائے تو ہم شکایتوں کے پہاڑ کھڑے کر دیتے ہیں۔

اللہ تعالی ہمیں اخلاق حسنہ عطا فرمائے اور تکبر و ریاکاری سے محفوظ رکھے!

عبد مصطفی

OUR OTHER PAMPHLETS

















